



سوال

(07) قبر پر تختی وغیرہ لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنے ہاں بعض قبروں پر سیمنٹ کی تختیاں بنی دیکھی ہیں جو تقریباً ایک میٹر لمبی اور آدھا میٹر چوڑی ہوتی ہیں ان پر مرنے والے کا نام، تاریخ وفات اور بعض دعائے جملے، مثلاً اللہ فلاں بن فلاں پر رحم فرما وغیرہ لکھے ہوتے ہیں ایسے کام کے متعلق کیا حکم ہے؟ علی۔ ع۔ ا۔ القسیم

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر تختیاں یا کوئی بھی دوسری تعمیر جائز نہیں، نہ ہی ان پر کتابت جائز ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبروں پر تعمیر اور ان پر کتابت کی ممانعت ثابت ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں:

((نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آن مجتصص القبر، وأن یقعہ علیہ، وأن ینسج علیہ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پلستر کرنے، ان پر بیٹھنے اور ان پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کی اسناد صحیحہ سے تخریج کرتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے (وان ینسج علیہ) (اور قبروں پر کچھ لکھا بھی نہ جائے) اور اس لیے بھی کہ یہ غلو کی اقسام میں سے ایک قسم ہے لہذا اس کی ممانعت ضروری تھی اور اس لیے گھی کہ کتابت بسا اوقات غلو کے مضر انجام تک لے جاتی ہے اور یہ غلو ممنوعات شریعیہ سے ہے۔ قبر پر مٹی صرف اس لیے ڈالی جاتی ہے اور اسے تقریباً ایک بالشت اونچا رکھا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ قبر ہے قبروں کے متعلق یہی وہ سنت ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم عمل پیرا رہے۔ قبروں پر نہ مساجد بنانا جائز ہے، نہ انہیں غلاف پہنانا اور نہ ان پر گنبد بنانا جائز ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((لعن اللہ الیھود والنصارى اشد و قبور انبیاء تمم مساجد))

”اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔“

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت جند عبد اللہ بخلی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے سنا ہے کہ:



((إِنَّ اللَّهَ قَدْ اتَّخَذَ لِي غَلِيلاً كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ غَلِيلاً، وَلَوْ كُنْتُ مَشْجُوراً مِنْ أُمَّتِي غَلِيلاً لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ غَلِيلاً، أَلَا وَإِنَّ مِنْ كَانَ فَلَئِمٌ كَانُوا لِيَتَّخِذُونَ قُبُوراً أَبْيَاناً وَأَصَابِعَهُمْ مَسَاجِدَ، أَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، فإني أَنشأكم عَنْ ذَلِكَ -))

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر کو دوست بنانا۔ خوب سن لو تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور اولیائے بزرگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔ خوب سن لو! تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا۔ میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں۔“

اور اس مضمون کی احادیث بہت ہیں

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 35

محدث فتویٰ